سوال

(460) تعوذ مرفوع حدیث سے ثابت نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الاعتصام کی گزشتہ اشاعت میں آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ 'تعوذ' کے الفاظ 'أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ' مرفوع روایت سے ثابت نہیں۔ البتہ مرسل طریق سے ثابت ہیں۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مثلاً ''بخاری و مسلم شریف'' میں واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

'اِستَبَّ رَجُلَانِ عِندَ النَّبِیِّ ﷺ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا یَغضَبُ، وَیَحمَرُّ وَجهُهٗ، وَیَنتَفِخُ اَودَاجُهٗ فَنَظَرَ اِلَیهِ النَّبِیُّ ﷺ۔ فَقَالَ: اِنِّی لَاَعلَمُ کَلِمَةً لَو قَالَهَا، لَذَهَبَ ذَا عَنهُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ' انتہی" صحیح البخاری، بَابُ مَا یُنهٰی مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعنِ، رقم: ۶۰۴۸

اس کے علاوہ سورہ ''نحل'' کی آیت کریمہ ﴿وَإِذَا قَرَأتَ القُرآنَ فَاستَعِذ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ﴾ (النحل: ۹۸) میں ارسال وغیرہ کا سوال نہیں۔ مزید برآں اگر یہ سوال ہو کہ ''صحیحین'' والے واقعہ اور قرآنی آیت میں نماز کا ذکر نہیں تو اس کا جواب امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَلَا شَکَّ اَنَّ الاٰیَةَ تَدُلُّ عَلٰی مَشرُوعِیَّةِ الاِستِعَاذَةِ قَبلَ القِرَائَةِ، وَهِیَ اَعَمُّ مِن اَن یَّکُونَ خَارِجَ الصَّلٰوةِ، اَو دَاخِلَهَا' (نیل الاوطار: ۲۰۵/۴)

نیز مفسرین کرام، مثلاً حافظ ابن کثیر، الجامع لاحکام القرآن قرطبی، امام بغوی، خازن، درمنثور، وحیدی تفہیم القرآن، تفسیر عثمانی، ترجمہ و تفسیر مولانا عبد الستار دہلوی اور اگر امام شوکانی رحمہ اللہ کی تائید کو شامل کرلیا جائے تو 'تِلکَ عَشَرَةٌ کَامِلَة' یہ سب مفسرین 'أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ فِی الصَّلٰوةِ' کے قائل ہیں اور جو ''تعوذ'' آپ نے ''سنن'' وغیرہ سے تحریر فرمایا ہے۔ وہ بھی مسنون ہے۔ بہر حال اگر میری رائے میں کوئی غلطی ہو تو آپ اصلاح فرمادیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

محترم مولانا عبد الواحد اظہر بعد از سلام گزارش ہے، کہ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے میرے فتویٰ پر نقد فرمایا: جزاکم اللہ خیراً۔ عرض ہے بلاشبہ ''تعوذ'' کے الفاظ 'أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ' خارج نماز ثابت ہیں۔

جس طرح کہ ''صحیحین'' کے مذکورہ قصہ میں ''نص'' موجود ہے۔ اگر میں نے نفی عام کردی ہے تو مجھ سے ذہول ہوا ہے۔ سورۃ ''النحل'' کی آیت کریمہ میں وارد الفاظ کا تو کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ ''تعوذ'' کی جملہ شکلوں میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ یہاں صرف یہ مسئلہ زیر بحث ہے، کہ بطور نصِ نبوی نماز میں کونسے کلمات تعوذ ثابت ہیں۔ جواب اس کا یہ ہے، کہ جبیر

بن مطعم (رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ہے :

’أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ العَلِيمِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ مِن نَفخِهٖ، وَنَفثِهٖ وَهَمزِهٖ ‘سنن أبي داود، باب ما يُستفتح به الصَّلَاةُ من الدُّعَاءِ، رقم: ٧٦٤

اورابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے :

’أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ العَلِيمِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ مِن هَمزِهٖ، وَنَفخِهٖ، وَنَفثِهٖ ‘سنن أبي داود، باب من رأى الاستفتاح بسُبحانك اللّٰهمّ وبحمدك، رقم: ٧٧٥

لیکن ’أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ‘ کلمات والی روایت ’’مرسل حسن‘‘ ہے۔ ملاحظہ ہو! التلخیص الجبیر: ۲۳۰/۱۔ اورامام شوکانی رحمہ اللہ نے جوکچھ بیان فرمایا ہے: اس کا مفہوم تو صرف یہ ہے، کہ قرأت سے قبل ’’استعاذہ‘‘ مشروع ہے، بحالتِ نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اس کا تو کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ سبھی مشروعیت کے قائل ہیں۔ پھر ظاہر ہے، جملہ مفسرین کے اقوال بھی نصِّ شریعت کے تابع ہونے چاہئیں۔ علیحدہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ مزید کوئی ملاحظات ہوں تو مستفید فرمائیں۔ شکریہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 393

محدث فتویٰ